حیات شفا
بقلم عرشیہ چودھری
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

حیاتِ شفا

از

عرشیہ چودھری

www.novelsclubb.com

حیات شفا

صحیح کہتے ہیں کہ بیٹیاں تو اللہ کی رحمت ہوتی ہیں، یہ جس گھر میں آنکھ کھولتی ہیں اس گھر کو اللہ کی رحمتوں سے روشن کر دیتی ہیں، جس طرح "شفا" نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی تھی اس گھر کو اللہ نے اپنی رحمتوں سے مالا مال کر دیا تھا، شفا کے گھر والے انتہائی خوش تھے کہ ان کے گھر ایک ننھی پری آئی ہے، شفا پیدائش سے ہی بہت خوبصورت تھی، اس کی آنکھیں چاند کی طرح چمکتی تھیں، مسکراہٹ گلاب کے پھولوں جیسی نایاب تھی،

شفا شروع ہی سے اپنے گھر کی لاڈلی بیٹی تھی،اس کی فیملی میں شفا سے بڑا بھائی تھا اور ایک بڑی بہن تھی،شفا کی فیملی well Educated تھی،اور شفا کے بابا ایک گورنمنٹ کالج کے پرنسپل تھے۔

شفا کے بابا اس کو بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان بنانا چاہتے تھے، بچپن سے ہی شفا کو دنیا میں نام رقم کرنے والی شخصیات کی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔جس کو سن کر شفا میں بھی کچھ بڑا کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا تھا،اس کے دل میں کچھ بڑا بننے کی خواہش ہونے لگتی تھی۔

شفا کے بابا ایک قابلِ قدر انسان تھے،ہر برے انسان کا ہمیشہ ڈٹ کر مقابلہ کرنا، کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہونے دینا،غلط کاموں کو روکنا، بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہنمائی کرنا،غریبوں کے ساتھ عدل وانصاف کرنا،ان سب اوصاف کے مالک تھے۔

www.novelsclubb.com

شفا اکثر اپنے بابا کی ان صلاحیتوں کے بارے میں اپنے بابا سے پوچھا کرتی تھی کہ بابا آپ یہ سب کیسے کر لیتے ہیں؟

کیا آپ کو کسی سے ڈر نہیں لگتا؟

ایسے سوالات کے پوچھنے پر شفا کے بابا کو خوشی محسوس ہوتی تھی کہ ان کی لاڈلی بیٹی بھی اپنی زندگی میں کچھ بڑا کرنے کی خواہش رکھتی ہے۔

بابا شفا کو سمجھانے لگ گئے کہ دیکھو میری پیاری بیٹی!

زندگی میں برائی کا سامنا صرف وہی انسان کر سکتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہو اور ہمیشہ سچائی کا ساتھ دیتا ہو، ایسے انسان کے سامنے کوئی بھی طاقت ٹھہر نہیں سکتی کیونکہ سچے لوگوں کے پیچھے اللہ کی مدد ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اور زندگی میں صرف وہ لوگ شکست کھاتے ہیں جو ہر کام جھوٹ کی بنیاد پر کرتے ہوں، دھوکا دیتے ہوں، برائی کا خوشی خوشی ساتھ دیتے ہوں، ایسے لوگ اپنی زندگی میں تو منہ کے بل گرتے ہی ہیں لیکن جب وہ اللہ کی عدالت میں پیش ہوتے ہیں تو ان لوگوں کے لیے سخت سزائیں منتخب ہوتی ہیں۔ پھر انکو اللہ کی جکڑ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

اس لیے آپ میری بیٹی ہمیشہ سچ کا ساتھ دینا، کبھی بھی کسی سے گھبرائے بغیر جھوٹ کو جھوٹ ہی ثابت کرنا۔ اور مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ اللہ ہمیشہ میری بیٹی کے نیک کاموں میں مدد کرے گا اور کبھی کسی کے سامنے جھکنے نہیں دے گا۔

www.novelsclubb.com

شفا بیٹھی بہت غور سے اپنے بابا کی باتیں سن رہی تھی۔اور سوچ رہی تھی کہ اس کو بڑے ہو کر ایک ایسا انسان بننا ہے جو اس معاشرے سے برائیوں کا جڑ سے خاتمہ کر سکے۔

شفا اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی کہ بابا نے کہا شفا بیٹی!

کہاں کھو گئی ہو کیا سوچ رہی ہو؟

شفا بولی!

بابا میں سوچ رہی ہوں کہ ہمارے معاشرے سے ہر طرح کی برائی کو ختم کرنے کے لیے میں ہر ممکن کوشش کروں گی،ہر مشکل کا سامنا کروں گی، کبھی کسی غلط کام میں لوگوں کا ساتھ نہیں دوں گی،اور ہمیشہ غریبوں کے ساتھ ہونے والی نا انصافیوں کا بدلہ لوں گی۔

www.novelsclubb.com

بابا ہلکا سا مسکرائے اور بولے واہ! ماشاءاللہ

میری بیٹی تو ابھی سے بہت بہادر ہے، مجھے آپ کے اندر ایک سچا جزبہ نظر آرہا ہے ۔بابا بولے ،اب تو بس مجھے اس دن کا انتظار ہے جس دن میری بیٹی ایک بہت بڑی شخصیت بن کے میرے سامنے کھڑی ہو گی۔

شفا بابا کی بات سن کر فوراسے بولی جی بابا بالکل۔

میں ایک دن ضرور اس دنیا کی صفحہ ہستی میں اپنا نام لکھواوں گی۔انشاءاللہ

www.novelsclubb.com

مگر بابا جانی مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آرہی۔

بابا نے بڑے تعجب سے جواب دیا جی بیٹی بولیں آپ کو کس بات کی سمجھ نہیں آرہی ؟

شفا بولی بابا جانی ہمیشہ سچ کا ساتھ دینے کے لیے ،لوگوں کو انصاف دلوانے کیلئے مجھے بڑے ہو کر کونسی تعلیم حاصل کرنا ہو گی؟

بابا نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور بولے واہ شفا!

کیا زبردست سوال کیا ہے آپ نے؟

شفا بابا کی بات سن کر خوش ہونے لگی اور مزید تجسس میں پڑ گئی

بابا نے بتایا کہ بیٹا اس کام کیلئے آپ کو بڑے ہو کر قانون کی تعلیم حاصل کرنا ہو گی، جسے LLB کہتے ہیں۔

ایل۔ایل۔بی کرنے کے بعد آپ وکیل بن جاؤ گی۔جب وکیل بنو گی تو تب آپ کے سامنے ہمارے معاشرے کی برائیاں آئیں گی۔اور جن کو حل کرنے کا اختیار آپ کو دیا جائے گا۔پھر آپ برے لوگوں کا سامنا کرو گی اور حقیقت پر مبنی چیزوں

www.novelsclubb.com

کو جج کے سامنے پیش کرو گی اور جب آپ سچی ثابت ہو جاؤ گی تو پھر قانون ان ظالموں کو سزا دے گا۔اور پھر اس سزا سے انہیں کوئی نہ بچا سکے گا۔

شفا بابا کی باتوں کو کافی حد تک سمجھ چکی تھی مگر اس کے ذہن میں ایک سوال ابھر آیا تھا کہ ایک وکیل اور جج میں کیا فرق ہے؟

شفا نے بابا سے پوچھا کہ بابا ایک وکیل اور جج میں کیا فرق ہے؟

بابا نے بتایا کہ بیٹا:

وکیل ایک ایسا شخص ہوتا ہے جو دوسرے شخص کی جگہ عمل یا اُس کی نمائندگی (وکالت) کرتا ہو۔

www.novelsclubb.com

اور جج وہ افسر ہوتا ہے جو قانون کے اعلیٰ امتحانات پاس کرنے کے بعد قانون سے بڑی گہری واقفیت رکھتا ہو اور اسے کسی بڑی عدالت کی صدارت پر فائز کیا گیا ہو۔

بابا کی باتیں سن کر شفا کے دل میں جج بننے کا شوق پیدا ہونا شروع ہو گیا اور اس نے سوچ لیا کہ یہ اب بڑی ہو کر جج بنے گی۔

جج بننے کے خواب پلکوں پہ سجائے، وقت گزرنے کا احساس بھی نہ ہوا اور شفا دیکھتے ہی دیکھتے بڑی ہو گئی اور بارہویں جماعت تک کی تعلیم حاصل کر چکی تھی۔

شفا کی شخصیت شروع سے ہی بڑی روعب دار لگتی تھی، سنجیدگی اس کے اخلاق میں شامل تھی، بہت کم لوگوں سے بات کیا کرتی تھی، خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک خوب سیرت لڑکی تھی مگر ہر کسی کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا اس کی عادت میں شامل نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

شفا کے اندر لوگوں کو جج کرنے کی صلاحیت اللہ نے شروع سے ہی رکھ دی تھی ایک ہی نظر میں کسی شخص کو پہچاننا شفا کے لیے مشکل کام نہ ہوتا تھا،

شفا کی سخت مزاج شخصیت دیکھ کر سب لوگ اس سے ڈرتے تھے، باظاہر دیکھنے میں شفا بہت غصیلی لگتی تھی مگر جب کسی سے بات کرتی تھی تو اس کے لفظوں سے شرینی گرتی تھی، کوئی بھی شخص یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ یہ وہی شفا ہے جو خاموشی میں بہت جنونی لگتی تھی۔ کیونکہ شفا دیکھنے میں ایک سخت مزاج لڑکی لگتی تھی مگر حقیقت میں دل کی بہت اچھی تھی۔ شفا کی زندگی کا تجزیہ کرنا سب کے لیے بہت مشکل ہوتا تھا۔ کوئی بھی شفا کو جلدی سمجھ نہ پاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

شفا بہت بہادر لڑکی تھی اس کے اندر ساری خوبیاں اس کے بابا جیسی موجود تھیں، انکی طرح حق کی خاطر بولنا، باطل کو جھٹلانا، اور فریب لوگوں کو ان کی پہچان کروانا سب بہت اچھے سے آتا تھا۔

شفا کے بابا بہت خوش تھے کہ ان کی بیٹی شاید ایک انسان کے روپ میں فرشتہ بن کے آئی ہے۔

بابا کو شفا شروع سے ہی بہت عزیز تھی اور اب تو بے شمار خوبیاں دیکھ کر جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئی تھی۔

ایک دن شفا کالج گئی ہوئی تھی، وہ اپنے اور بابا کے خوابوں کو پورا کرنا کے لیے زندگی سے جدوجہد کر رہی تھی کہ اچانک گھر سے کال آئی کہ شفا کے بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس کو بہت یاد کر رہے ہیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شفا بہت گھبرا گئی اور بابا کے پاس پہنچنے کے لیے بے تاب ہو گئی۔

شفا نے جلدی سے اپنا بیگ سمیٹا اور گھر کے لیے روانہ ہو گئی۔

گھر پہنچتے ہی بابا کے پاس پہنچی اور بابا کو ڈھیر سارا پیار کیا، بابا نے بھی شفا کا ماتھا چوما اور اپنے سینے سے لگا کر اس کو ڈھیر ساری دعائیں دیں اور خوب نصیحتیں کیں۔

شفا بظاہر اپنے بابا کو حوصلہ دے رہی تھی مگر بابا کی باتوں نے دل کرچی کرچی کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

باباکی لاڈلی بہت بہادر تھی اب شفا کو یہ ثابت کرنا تھا۔شفا نے بڑی مشکلوں سے آنسو تھامے ہوئے تھے اور باباکو حوصلہ دے رہی تھی کہ آپ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے۔

دیکھتے ہی دیکھتے باباکی طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی اور شفا کے گھر والے بہت جلدی میں باباکو ہسپتال لے کر گئے تو وہاں پہنچنے کے چند گھنٹوں بعد شفا کے باباایک گہری نیند سو گئے۔

شفا کی فیملی پر کہرام برپاہو گیا تھا،باباکی موت کا سن کر شفا زار و قطار،چیخ چیخ کے رونے لگی اور باباکی باتوں کو یاد کرنے لگی۔

شفا کے کانوں میں بار بار بابا کے یہی الفاظ دہرائی جا رہے تھے کہ میری بیٹی بہت بہادر ہے کبھی اپنی آنکھوں میں آنسو نہیں لائے گی۔

شفا کے لئے بابا سے بچھڑنا آسان نہ تھا کیونکہ آج وہ جس مقام پر کھڑی تھی وہاں اس کے بابا کا ساتھ ہونا بہت ضروری تھا۔

کیونکہ شفا کو اب قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے LLB میں داخلہ لینا تھا۔اور بابا کو ایک بڑی جج بن کے دکھانا تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر شفا کے یہ سارے خواب ادھورے رہ گئے وہ اب اپنے بابا کو جج بن کے دکھا تو نہیں سکتی تھی مگر جج بن ضرور سکتی تھی۔

بیٹیاں باپ کے بے حد قریب ہوتی ہیں وہ جس کے آنے پہ (اشفاق صاحب) اپنے بازو پھیلاتے تھے اور وہ ان کے گلے لگ جاتی تھی آج وہ بازو بے جان تھے جس چہرے پر مسکراہٹ رہتی تھی وہ آج چہرے پر نہیں تھی وہ بابا کی میت کو دیکھ کر شدید ذہنی دباؤ کا شکار تھی اسے بہت صدمہ تھا، دھچکا لگا تھا، وہ شفیق ہستی اس سے لے لی گئی تھی۔

مگر اس سب کے باوجود شفا میں بہت ضبط تھا اس نے خود کو تو سنبھالا ہی تھا مگر اپنی ماماں کو بہت مضبوط سہارا دیا۔

بابا کی موت کا صدمہ تو مرتے دم تک نہیں بھلا سکتی تھی مگر اب بابا کے خوابوں کو ایک نیا رنگ بھی دینا تھا۔

www.novelsclubb.com

شفا کے گھر والوں نے اس کا حوصلہ بڑھایا اور اس کو ہمت دی اور قانون کے امتحان کے لیے تیاری کروائی، کچھ دنوں بعد شفا کا امتحان ہوا اور یہ اچھے نمبروں سے پاس ہو گئی۔

فیملی بھی بہت خوش ہوئی شفا کو مبارک بھی دی، اور اچھے مستقبل کے لیے بہت سی نیک تمناؤں کا اظہار بھی کیا۔

شفا خود بھی بہت خوش دکھائی دے رہی تھی کیونکہ اب وہ اپنے بابا کے خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لیے ایک نئے سفر کا آغاز کرنے جا رہی تھی۔ جو سفر تو بہت کھٹن تھا مگر شفا کے اندر جو بابا کا پیدا کیا گیا جذبہ تھا، وہ اس جذبہ کی بنیاد پر پروان چڑھتی گئی۔

www.novelsclubb.com

راستے میں بہت سی مشکلات بھی آئیں لیکن ان مشکلات کو سر پر سوار کرنے کی بجائے اپنے پاؤں تلے دباتی رہی اور اوپر اٹھتی رہی۔اور ایک دن ایسا آگیا کہ وہ وکالت کی ڈگری حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

اب شفا ایڈووکیٹ بن چکی تھی۔شفا کو سب "ایڈوکیٹ شفا" کے نام سے جاننے لگے۔

اب شفا کے پاس وہ لمحہ آن پہنچا تھا جس کے لیے بابا اس کو گھنٹوں سمجھایا کرتے تھے ۔اب باری تھی شفا کی کہ وہ اپنے معاشرے سے گندے انڈے،اور کچرا اٹھا کر بہت دور پھینک دے۔

ایک دن شفا کورٹ میں گئی تو جج کے پاس ایک کیس پیش کیا گیا تھا جس کو شفا نے سچ کی بنیاد پر لڑنا تھا۔

شفا کا مقصد صرف ایک ہی تھا "ہمیشہ سچ کا ساتھ دینا" اس میں کسی کی جان بھی چلی جائے تو شفا کو دکھ نہیں ہوتا تھا کیونکہ شفا آج وکیل ہی اسی لیے بنی ہے کہ وہ مظلوموں کا حق دلوا سکے۔

جج نے آرڈر دیا کی اس کیس کی تحقیقات کی جائیں۔ شفا کے مد مقابل دوسرا وکیل ایک آدمی تھا جس کا پلڑا دیکھنے میں کافی وزنی لگ رہا تھا۔

اور شفا کے پلڑے میں زیادہ وزن نہیں لگ رہا تھا۔

مگر اس کے باوجود وہ بہت مضبوط دکھائی دے رہی تھی۔ کیونکہ اس کو اپنی قابلیت پر تو یقین تھا ہی لیکن اسے اللہ پر بھی پورا بھروسہ تھا، شفا اس کیس کو لے کر بہت مطمئن نظر آ رہی تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے دل میں صرف ایک ہی بات معنی رکھتی تھی کہ اس کو آخری حد تک سچ کو تلاش کرنا ہے،

اور دوسری ہی جانب اس کی مخالف پارٹی کا سربراہ جو وکیل تھا، اسکو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے پریشانی سے اس کا ماتھا ٹھنک رہا ہے، اور وہ اندر ہی اندر گھبرا رہا ہے۔

شفا نے جج کے سامنے سے اپنی فائل اٹھائی اور اپنے چیمبر ہاؤس میں آ گئی تھی اور فورا سے کیس کی تحقیقات کرنا شروع کر دیں۔

www.novelsclubb.com

شفا کے پاس جو مقدمہ موجود تھا اس کی کہانی تھوڑی سے ایسے تھی کہ اس کی پارٹی میں ایک غریب، لاچار، گھرانے کی بیٹی معصومہ کی تھی جس کا والد کسی امیرانہ گھر میں ملازم تھا اور ایک دن اس کا مالک اپنی بیوی کو مار رہا تھا کہ معصومہ کے والد نے اپنے مالک کو ظلم کرتے دیکھ لیا، جب اسکے مالک کو پتا چلا کہ اس کے ملازم کو پتا چل گیا ہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ پولیس کے پاس جا کر میرے خلاف زہر اگل دے۔

مالک نے ملازم کو کو اپنے پاس بلایا اور اس کو ڈرایا دھمکایا کہ وہ کسی سے ذکر نہیں کرے گا۔ اگر کچھ غلط کیا تو اسکی بیٹی کے ساتھ بہت برا ہو گا۔

ملازم نے نوکر کی بات مان لی اور اپنی بیٹی کی عزت کی خاطر اپنہ منہ نہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دنوں بعد مالک کے گھر میں پھر سے کسی بات پر جھگڑا ہوا اور اس کی بیوی نے تشدد برداشت کرنے کے بعد اپنے شوہر سے چوری پولیس کو فون کر دیا کہ اس کا شوہر اس پر بہت ظلم کرتا ہے اور اس کی جان خطرے میں ہے تو اس کی جان بچائی جائے۔

شوہر یہ بات نہ جانتا تھا کہ اس کی شکایت اس کی بیوی نے کی ہے اور وہ گھر سے بھاگنے ہی والا تھا کہ گھر کے باہر پولیس نے گھیراؤ ڈال لیا اور مالک کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔

مالک کو کچھ مہینے قید میں رکھا گیا اور پھر ایک دن اس کو رہا کر دیا۔ اب مالک کے ذہن میں یہ بات طے تھی کہ شاید اس کی شکایت ملازم نے کی تھی، جبکہ ملازم کو اس بات کی خبر تک نہ تھی

www.novelsclubb.com

مالک بہت جنون میں گھر آیا اور آتے ہی اپنے ملازم کو بلایا اور اس کو ایک جھوٹی کہانی سنا کر اپنے ساتھ باہر لے گیا اور ایک ویران جگہ میں جا کر اس کو قتل کر دیا۔

ملازم کی بیٹی کو جب پتا چلا کہ اس کے والد کا قتل کر دیا گیا ہے تو اس کو مالک پر یقین تھا کہ اس نے بدلہ لیا ہے۔

اکیلی ہونے کے باوجود معصومہ عدالت کیس کرنے پہنچ گئی اور جب وہاں جا کر اس نے اپنی دکھی داستان عدالت میں جج کے سامنے پیش کی تو ایڈوکیٹ شفا اس کی داستان سن کر لرز ااٹھی اور اس کے حق میں مقدمہ لڑنے کے لیے جج کے سامنے حامی بھر لی۔

اب شفا معصومہ کو انصاف دلوانے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس مالک کو اپنے پیسے پر گھمنڈ تھا لیکن معصومہ کی ساری امیدیں شفا سے وابستہ تھیں۔

گواہوں کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ مالک کی بیوی کو بیانات درج کروانے کا کہا تو اس نے اپنے شوہر کا ساتھ دیا۔
مالک کی بیوی جس طرح گھبرا گھبرا کر بول رہی تھی شفا کو اسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ صاف جھوٹ بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

شفا نے اپنی بہادری سے ہر سوال کا جواب دیا، مگر اس نے سوچا کہ اس کو مالک کی بیوی سے اکیلے میں ملنا ہے۔

کیس کی تاریخ میں مزید تاخیر کر دی گئی۔

اب کچھ دن بعد عدالت میں دوبارہ سے پیشی تھی کہ سب جمع ہوئے اور مالک اس بات پر خوش تھا کہ ایڈوکیٹ شفا کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔

اور شفا آج پھر پہلے دن کی طرح مطمئن نظر آرہی تھی۔

جج نے آرڈر دیا کہ اپنے اپنے گواہوں کو پیش کیا جائے۔اب مالک نے فوراً سے اپنی بیوی کو گواہی دینے کے لیے پیش کر دیا جب کی شفا کے پاس کوئی گواہ نہ تھا۔

سب لوگ یہی سمجھ بیٹھے تھے کہ ایڈوکیٹ شفا کیس ہار چکی ہیں مگر وہ بھول رہے تھے کہ اندر کا معاملہ کوئی جانتا ہی نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

مالکہ جب جج کے سامنے آئی تو اس نے ایک نظر اپنے شوہر کی طرف دیکھا اور اسی لمحے نظر دوڑا کر دکھوں سے گھیری ہوئی، زندگی سے مایوس، باپ کی روح کو سکون دینے کے لیے سچ کا انتظار کرتے ہوئے وہاں بیٹھی معصومہ کو دیکھا مالکہ کی روح کانپ گئی۔

مالکہ نے بولنا شروع کیا تو مخالف ٹیم خوش ہو گئی کہ ایڈوکیٹ شفا کے پاس آخری وقت تک کوئی گواہ نہیں پہنچا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور شفا بھی اس لمحے تھوڑا گھبرا گئی تھی لیکن اللہ پر پورا یقین قائم تھا۔

مالکہ نے بولنا شروع کیا تو اس نے وہ ساری کہانی سنا ڈالی جس طرح سے ملازم کا قتل کیا گیا تھا۔

اس کا شوہر سن کر ہڑبڑا اٹھا اور وکیل کا چہرہ زرد ہو چکا تھا اور دوسری جانب شفا اور معصومہ سکتے میں چلی گئیں اور انکی خوشی کی انتہا نہ تھی۔

مالکہ نے بتایا کہ جس دن اس کا شوہر رہا ہو کر آیا تھا اور کس طرح سے ملازم کو گھر سے لے کر گیا۔اس کو اپنے شوہر کے ارادے خطرناک لگ رہے تھے اس نے اپنے شوہر کا تعاقب کیا اور ساری سچائی معلوم کی تھی۔

جج نے فوراً مالک کو قتل کیس میں عمر قید سزا سنا دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آخر کار شفا ایک غریب، یتیم بے سہارہ لڑکی کو انصاف دلوانے میں کامیاب ہو گئی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

شفا نے اپنی زندگی میں اپنے بابا کو کھویا تھا اور معصومہ کو بھی اس تکلیف میں نہ دیکھ سکی۔اور ہر ممکن کوشش کر کے اس کو انصاف دلوایا۔

شفا کے عدالت میں بھی بہت سے لوگ دشمن بن چکے تھے مگر شفا اپنے رب پر پختہ ایمان رکھتی تھی۔

اور اپنی ہمیشہ حق کی تلاش میں رہتی تھی۔

شفا نے ساتھ ساتھ تعلیم جاری رکھی اور ایک دن ایسا آیا کہ شفا جج کے عہدے تک پہنچ گئی۔

شفا بہت خوش تھی کیونکہ اس کا خواب حقیقت میں بدل چکا تھا۔

اب شفا "چیف جسٹس آف پاکستان" بن چکی تھی۔۔

شفا نے بچپن میں لوگوں کے بہت برے رویے برداشت کیے، کیونکہ شفا بچپن ہی سے غلط کاموں کی اصلاح کرنے والی تھی۔ شفا نے ہمیشہ معاشرے میں ایک ہی چہرہ رکھا مگر روپ دو تھے۔

ایک روپ وہ جو اجنبی لوگوں کے لیے ہوتا تھا، سخت مزاج، آنکھوں میں سانپ کی طرح غصہ، نظریں بہت گہری جیسے شاہین کی بلندی پر ہوتے ہوئے زمین پر ہوتی ہیں،

www.novelsclubb.com

اور دوسرا روپ ایک خوش مزاج انسان کا ہوناتھا، جو فیملی، دوستوں کے ساتھ وہ اختیار کرتی تھی۔

دل کی شروع سے ہی بہت اچھی تھی لیکن معاشرے کے لوگوں نے شفا کو سمجھنے میں غلطی کر دی۔ کوئی اس کو سمجھ نہ پایا۔ شفا نے کبھی کسی کا برا نہیں چاہا تھا ہمیشہ سب کا مشکل میں ساتھ دیا، لوگوں میں خوشیاں تقسیم کیں۔

کچھ لوگوں نے شفا کو بہت اچھے سے جانچ لیا تھا مگر کچھ لوگوں کی سوچ نے ان کے دماغوں پر بیڑی ڈال کر جکڑ رکھا تھا جو صرف اس کو منفی نظریے سے ہی دیکھتے تھے اور اس کی پیٹھ پیچھے برائیوں کے پل بناتے تھے۔

www.novelsclubb.com

شفا یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی انجان بن کر اپنا سفر طے کرتی رہی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس دلدل کو اس نے اپنے اوپر گرالیا تو شاید کبھی اٹھ نہ پائے اسی لیے وہ اس کو خود سے جھاڑ کر نیچے گرا دیتی تھی اور اسی دلدل پر پاؤں رکھ کر اوپر اٹھ جاتی تھی

--

ایسا کرتے کرتے ایک دن ایسا آیا کہ شفا اس دلدل کے اوپر سوار ہو کر اتنی بلندی پر پہنچ گئی کہ اس کے اوپر دلدل ڈالنے والے خود اتنے ہی گہرے کنویں میں کھڑے نظر آیے۔

www.novelsclubb.com

جو لوگ شفا کو نیچا دکھانا چاہتے تھے۔ شفا ان کے خوابوں کو درمیان سے چیرتے ہوئے اپنی منزل تک پہنچ گئی تھی۔ اب شفا کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ کون اس

کے بارے میں کیا سوچتا ہے، کیونکہ وہ اپنی زندگی کے نئے سفر پر رواں تھی اور ایسے کمتر لوگوں کو بہت پہلے سے ہی، بہت دور چھوڑ کر جاچکی تھی۔

شفا قانون کا شعبہ تو اختیار کر ہی چکی تھی، مگر اس کو اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے ہنر آتے تھے۔

وہ ایک بہت بہترین آرٹسٹ بھی تھی، فوٹو گرافی میں کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا ۔ایک عام تصویر کو حقیقت کا روپ دینا اس کو بہت اچھے سے آتا تھا۔

شفا نے اپنی زندگی میں بہت لطف اٹھایا، خوب گھومی، شاپنگ کرنا، ریسٹورنٹ میں کھانا کھانا اور ساتھ ساتھ زندگی کے ان خوشگوار لمحات کو اپنے کیمرے میں محفوظ کرنا شفا کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

کیونکہ اس کا مقصد لوگوں کو دنیا کی حقیقت سے آشنا کروانا تھا کہ زندگی میں جتنے بھی غم ہوں انسان اپنی زندگی کو نیا موڑ خود دیتا ہے۔ یہ ہر نظارہ کو کیپچر کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتی تھی جسے لوگ دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور شفا کو داد دیتے تھے۔

شفا کیلیگرافی میں بہت مہارت رکھتی تھی، ہر مقابلہ جیت کر آنا اس کا جنون ہوتا تھا۔

جو بھی کوئی شفا کو دیکھتا تھا تو یہی کہتا تھا کہ شاید اللہ نے اس دنیا کے سب سے کمال درجہ کے ٹیلنٹ شفا کو دے دیے ہیں۔۔ ہر کام میں مہارت، ہر کام میں دلچسپی رکھنا شفا کو زندگی میں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتے تھے۔

اور لوگ بہت عزت بھی دیتے تھے۔

شفا کی شخصیت اتنی معزز تھی کہ یہ جس جگہ سے بھی گزرتی تھی سب کو حیران کر دیتی تھی۔

قد اس کا ماشاءاللہ سے دراز تھا، بالوں کا بڑا منفرد سا ہئیر کٹ کروایا ہوا، بلیک کوٹ پہنا ہوا، واللہ کیا کیا بتاؤں کسی آفت سے کم نہ لگ رہی تھی، ہر کوئی آفرین بول رہا تھا۔

شفا بعض دفعہ سوچتی ہوتی تھی کہ وہ بہت رحم دل ہے، سب کا اچھا سوچنے والی، لیکن لوگ اس کو کیوں نہیں پہچانتے؟، کیوں اس کو برا سمجھتے ہیں؟،

مگر جب وہ معاشرے کی عکاسی کرتی تھی تو اس کو خود ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ شاید یہ بالکل ٹھیک ہے اور لوگوں کی سوچ غلط ہے، وہ غلط نظریہ رکھتے تھے، یہ ساری صورتحال دیکھ کر شفا نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا اور لوگوں کی فکر سے آزاد ہو کر اپنی زندگی گزارنے لگی اور اس دنیا کی لگزش سے متاثر ہونے لگی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شفا نے ایسے لوگوں کی حالتِ زار پر شاعری بھی کی تھی۔

لا علمی کا دور ہے، کیا کر لے گا تو
تیری دنیا اور ہے، کیا کر لے گا تو
لوگوں کو سمجھانا چھوڑ دے اے انسان
سب کا اپنا طور ہے، کیا کر لے گا تو

www.novelsclubb.com

شفا نے زندگی میں خوب محنت کی اور اپنے نام کا لوہا منوایا، کیونکہ شفا اپنے بابا کے نقش قدم پر چل رہی تھی، اس کا اندازِ گفتگو اس قدر کمال تھا کہ ہر بندہ بہت

خاموشی سے بیٹھا شفا کو سن رہا ہوتا تھا، ہر بات کی گہرائی میں جا کے لوگوں کے سامنے حقیقت کو پیش کرنے کا ہنر شفا میں جیسے پیدائشی ہی بھرا ہوا تھا، کچھ لوگ اس وجہ سے شفا کو پسند کرتے تھے اور اس کی حوصلہ افزائی بھی کرتے تھے۔

شفا انتہائی خوش تھی کہ اس کو ہر خواب کی تعبیر مل چکی تھی اور وہ سب کو زندگی میں کچھ بڑا کرنے کی نصیحت کیا کرتی تھی، اب وہ بابا کے نقش قدم پر چل رہی تھی جیسے اس نے بچپن میں سارا کچھ اپنے بابا سے سیکھا تھا اب وہ ویسے ہی دوسرے بچوں کو، لوگوں کو سمجھایا کرتی تھی اور ان کو مستقبل کا راستہ دکھاتی تھی،

اور ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ

www.novelsclubb.com

دنیا جو دیکھتی ہے دکھانا کمال ہے

چوٹی پہ چڑھ کے ہاتھ ہلانا کمال ہے

کوئی کسی کا طرزِ عمل دیکھتا نہیں

حسرت جو سب کی ہوتی ہے پانا کمال ہے

عرشیہ چودھری

www.novelsclubb.com